Correct Your Salah, Salat, Prayer, Namaz

Uzair Ahmad Saddique

Maktaba Ja Ul Haq Karachi 1813

APPEAL

A Challenge To Scholars Of Islam, Quran

Please Write

Point To Point Reply Of The Article

قَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا ○

اپنی نمازیں درست کر لیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قرآنی صلوٰۃ و تسبیح

نیّت کے معنی ارادہ کرنا، یہ دل میں کیا جاسکتا ہے زبان سے کہنا ہی ہے تو کہئے۔ نیت کرتا ہوں دو رکعت فجر کی وغیرہ۔ ورنہ تکبیر کے بعد جو ثنا ہم پڑھتے ہیں وہی نیت کی دعا ہے۔

تکبیر بلند آواز سے اللہ کی عظمت کا اعلان کرنا۔ اور ہاتھ کانوں تک اٹھا کر باندھ لینا۔ چھوڑ دینا بھی جائز ہے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ — اللہ سب سے بڑا ہے۔

ثنا تسبیح دراصل یہی صلاۃ کی نیت ہے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ	(حاضر ہوں اے مالک) تیری پاکی (قدسی) کی گواہی کیلئے
وَبِحَمْدِكَ	اور تیرا شکر ادا کرنے کے لئے
وَتَبَارَكَ اسْمُكَ	تیرے نام سے برکت مانگنے کے لئے۔
وَتَعَالٰى جَدُّكَ	اور تیرے جلال کی عظمت کے لئے۔
وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ	(قسم ہے) تیرے سوا کوئی الٰہ (داتا) نہیں ہے۔

تعوذ ہمزات الشیطان یعنی شک وہم اور فاسد خیالات سے بچاؤ کی دعا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ — اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں بہکانے والے شیطان سے

تسمیہ ہر کام اللہ کے نام سے شروع کرنے کی دعا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا دیالو اور مہربان ہے۔

الفاتحہ ـــــــــــ نماز کی اصل دُعا جسے پڑھنے سے صلوٰۃ ادا ہو جاتی ہے ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝	شکر ہے اللہ کا جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے
اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝	بڑا دیالو ہے ۔ بڑا مہربان ہے (دہی)
مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝	حساب کے دن کا مالک ہے ۔
اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝	ہم تیری بندگی کرتے ہیں تجھ سے مرادیں مانگتے ہیں
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝	ہم کو سیدھی راہ چلا ۔
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۝	یعنی اپنے نوازے ہوئے بندوں کی راہ ۔
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ	نہ کہ اُن کی جن سے تو ناراض ہے ۔
وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝	یا جو تجھ سے بھٹک گئے ہیں (وحشی جاہل اقوام)

تائید دُعا نماز یا جماعت میں سب نمازی ملکر کہیں ۔

آمین یا ربَّ العٰلمین	قبول فرما ۔ اے جہانوں کے پالنے والے

اس کا مطلب ہوگا کہ آپ نے اپنی صلوٰۃ بقیام ہوش وحواس سنی اور سمجھی اس کی برکات کے طالب ہیں تنہا پڑھیں تو بھی آمین کہنا اچھا ہے ۔ اس کے بعد کچھ قرآن یعنی چند آیتیں یا کوئی سورۃ پڑھی جائے ۔

رکوع اللہُ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں چلے جائیں یعنی گھٹنوں کا سہارا لیکر جھکیں اور تسبیح میں ایک سے دس بار تک دھرائیں (حسب فرصت)

تسبیح سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ	پاک (قدوس) ہے ہمارا عظیم پالنے والا ۔

قومہ رکوع سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا جائے ۔

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ	اللہ سنتا ہے جو اس کی حمد (شکر) کرے

نماز جماعت میں نمازی اس کا جواب دیں گے (تنہا نماز پڑھنے والا بھی کہے تو اچھا ہے)

رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ	اے مالک تو ہی شکر کے لائق ہے ۔

سجدہ پھر اللہُ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں چلے جائیں اور یہ تسبیح پڑھیں ۔ ایک سے دس بار تک حسب فرصت ۔

تسبیح سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی	پاک (مقدس) ہے ہمارا بڑا پالنے والا ۔

اللہُ اکبر کہتے ہوئے اٹھتے جھکتے دو سجدے کریں اور اللہُ اکبر کہہ کر کھڑے ہو جائیں یہ ایک رکعت ہوئی دوسری رکعت کے لئے بسم اللہ سے شروع کرکے وہی عمل دہرائیں اور سجدوں کے بعد بیٹھ جائیں یہ قعدہ ہے

قعدہ یا جلسہ اس میں مزید دُعائیں مانگنے کا حکم ہے خاص کر تحیات یعنی اللہ سے عاجزی۔ رسول اور دیگر نیک بندوں پر سلام اور اللہ اور اس کے رسول کے مراتب کا تعین۔ یہ تحیات ام المومنین عائشہ صدیقہ پڑھتی تھیں۔ (موطا)

تحیات -	اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ	ہماری بندگی عاجزی صرف اللہ کے لئے ہے
	وَالصَّلَوٰتُ لِلّٰہِ	ہماری دُعائیں مرادیں صرف اللہ سے ہیں
	وَالطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ	تمام پاکیزگیاں (قدوسی) صرف اللہ کے لئے ہیں -
سلام	وَالسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ[1]	اور سلام ہو ہمارے نبی پر
	وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ	اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں
	وَالسَّلَامُ عَلَیْنَا	اور سلام ہو ہمارے اوپر بھی -
	وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ	اور اللہ کے تمام صالح (نیک) بندوں پر
تشہد	اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ (داتا) نہیں ہے -
	وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ	اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے ہیں اور اس کے رسول ہیں -

اس طرح دو رکعت نماز پوری ہوجاتی ہے آپ سلام پھیر کر نماز ختم کرسکتے ہیں مگر ابھی آپ نے اپنے لئے کوئی دُعا نہیں مانگی یعنی قعدہ کا مقصد پورا نہیں ہوا۔ یہ دُعا قرآنی ہو تو بہتر ہے مگر اپنی مرادیں یا ضرورتیں اپنی زبان میں مانگی جاسکتی ہیں۔ (کنز الدقائق)

یاد رہے کہ دُعا وہی قبول ہوتی ہے جو سمجھ کر مانگی جائے بے سمجھے مانگی جانے والی دُعاؤں کا وہی حال ہوتا ہے۔ جو میاں مٹھو نبی جی بھیجو " کی رٹ کا ہوتا ہے کہ نہ میاں مٹھو جانتے ہیں وہ کیا مانگ رہے ہیں نہ نبی جی کچھ بھیجتے ہیں یہی حال آپ کے درود شریف کا ہے آپ اللہ سے کہتے ہیں محمدؐ اور ان کے آل پر درود بھیج[2] اور نہیں جانتے کہ درود کیا ہے۔

مزید دعائیں ہم ذیل میں چند قرآنی دعائیں نقل کرتے ہیں۔ جو اچھی معلوم ہوں پڑھیں بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ اپنی دُعا اپنی زبان میں مانگئے تاکہ قبول ہو تو آپ کو اپنی نماز کا فائدہ معلوم ہو۔ اور آپ کا یقین مستحکم ہو۔

○ اپنی اولاد اور والدین کے لیے دُعا کیجئے۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝ - (ابراھیم ۴۰-۴۱)

---

[1] السلام علیک مخاطب سے کہا جاتا ہے نماز میں غیر اللہ سے بات کرنا۔ شرک ہے۔ اس سے نماز فاسد ہوجاتی ہے

[2] اگر صلوا علیہ کے معنی ہیں درود بھیجو تو یہ کیا جہالت ہے کہ آپ الٹے خدا کو حکم دیں کہ تو بھیج درود اللھم صل۔

"اے مالک مجھے نماز (شکرانہ) ادا کرنے کا عادی بنا اور میری اولاد کو بھی شکر گزار بنا۔ اے پالنے والے ہماری دُعا قبول فرما۔ اے مالک مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور تمام اہل ایمان کو حساب کے دن بخش دینا۔"

○ اپنے لئے دنیا و آخرت کی بھلائیاں مانگئے تو پڑھیے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (٢-٢٠١)

"اے ہمارے پالنے والے ہمکو دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دینا اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچالینا۔"

○ معاشرے میں بہتر مقام حاصل کرنے کے لئے دُعا کرنا ہو تو پڑھیں۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا (۲۵ فرقان)

"اے مالک ہمارے بیوی بچوں کو ہمارے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک (دل کا چین) بنا اور نیک لوگوں کیلئے ہمیں نمونہ (امام) بنادے۔

○ مسلمان کو متقی بننے کے لئے اللہ سے مدد مانگنی چاہیئے۔

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ (٤٦ احقاف)

اے مالک مجھے توفیق دے کہ تیرے احسانوں کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کئے ہیں اور میں نیک کام کروں جو تجھے پسند آئیں اور مجھے اپنی اولاد کیلئے قابل فخر بنا۔ میں تجھ سے توبہ کے ساتھ رجوع کرتا ہوں اور میں تیرے فرماں برداروں میں سے ہوں۔

○ گناہوں کی معافی کی دُعا جو آدمؑ نے مانگی اولادِ آدم کے لئے نمونہ ہے۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ (سورۃ اعراف ٧-٢٣)

اے پالنے والے ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اگر تو معاف نہ کرے گا اور رحم نہ فرمائے گا تو ہم تباہ (نقصان اٹھانے والے) ہو جائیں گے۔

روایتی دعاؤں میں افراط و تفریط ہے عذابِ قبر سے پناہ ایک غیر اسلامی تصور ہے یہ حساب: آخرت اور قیامت کی نفی کرتا ہے غالباً کسی نے فقر کو بدل کر قبر کر دیا ہے یہ دُعا اس طرح ہو سکتی ہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالتَّكَاثُرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔

٣٠٣

النکاح من سنتی

"اے مالک میں جہنم کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں اور فقر (مفلسی) کے عذاب سے اور بخالت (کنجوسی) اور حرص (لالچ) سے۔ اے مالک میں گناہگار اور مقروض ہونے سے پناہ مانگتا ہوں۔"

ان میں سے کوئی یا سب دعائیں یاد کرلیں۔ مگر اپنی خاص حاجت کی دعا ہمیشہ اپنی زبان میں مانگ کر سلام پھیریں۔ (احسن المسائل)

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ — سلامتی ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں بھی۔

یہ سلامتی کی دعا دراصل امام صاحب نمازیوں کے لئے کرتے ہیں مگر تنہا نماز بھی اسی کلمے سے ختم کرنا چاہیئے تاکہ آپ کو مکمل نماز معلوم ہو کبھی امامت کرنا پڑے تو پریشانی نہ ہو کہ نماز ختم کیسے کی جائے۔

تسبیح یعنی سبحان اللہ سے شروع ہونے والی دعائیں پڑھنا (مالا جپنا نہیں) عموماً مسلمان نماز کے بعد یہ تسبیح فاطمی انگلیوں پر گن کر سو بار پڑھتے ہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ ٣٣ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ٣٣ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ ٣٤ بار۔ جو محض تضیع اوقات ہے یہ تسبیح حضرت فاطمہ کو نماز کے بدل کے طور پر سکھائی گئی تھی دو چار بار پڑھ لینا کافی ہے طریقہ صلات کے مقرر ہونے سے پہلے سب ہی تسبیح پڑھتے یا ذکر کر لیتے تھے (سورہ طٰہٰ۔ سورہ ق و سورہ دہر کے مطابق) اور وہ تسبیح یہ تھی۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

پاک (مقدس) ہے اللہ اور اللہ ہی شکر کے لائق ہے اور اللہ کے سوا کوئی الٰہ (خواجہ یا داتا) نہیں ہے اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور کوئی خوف یا طاقت (ڈرنے کے لائق) نہیں سوائے اللہ کے۔ وہ سب سے اعلیٰ اور عظیم ہے۔

واضح رہے کہ صلوٰۃ موقوتہ۔ مقررہ اوقات پر ادا کرنا فرض ہے بیماری آزادی یا کسی مجبوری میں بھی معاف نہیں مثلاً جنگی محاذ پر یا کسی ایسی ڈیوٹی پہ جہاں جگہ چھوڑنے کا موقعہ نہ ہو۔ اللہ کو یاد کر لینا صلوٰۃ ہے صلوٰۃ کے معنیٰ ہیں ذکر و شکر حمد و ثنا یعنی اظہار بندگی مالک کے آگے سلام و آداب کے لئے حاضری جیسے مہذب لوگ اپنے بچوں کو صبح اٹھ کر ماں باپ کو سلام کرنا سکھاتے ہیں اور سونے سے پہلے شب بخیر کہتے ہیں قرآن اپنے حقیقی مالک کے لئے یہی حکم دیتا ہے کہ ماں باپ کی طرح سے اپنے اصل پالنے والے کو بھی نہ بھولو۔ سب کے حقوق ادا کرو۔

وَاذْکُرْ رَبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَۃً وَّدُوْنَ الْجَہْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَکُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ (٧-٢٠٥)

ترجمہ ۔ عاجزی وانکسار کے ساتھ اپنے رب کو صبح وشام دل میں یاد کرلیا کرو ۔ بلند آواز سے دُعا کرنا ضروری نہیں مگر یہ کرنا کبھی نہ بھولنا (اس سے غافل نہ ہونا)

چنانچہ اسی یاد کے لئے مذکورہ تسبیح سکھائی گئی تھی جسے لیٹے بیٹھتے چلتے پھرتے پڑھا جاسکتا ہے اس سے بوڑھوں معذوروں اور بچوں کی صلوٰۃ ادا ہوجاتی ہے احتیاطاً اس کے ساتھ صلوٰۃ کی اصل دُعا سورۂ فاتحہ بھی پڑھ لی جائے تو صلوٰۃ مکمل ہوجائے رکوع وسجود نہ کریں تو کوئی حرج نہیں وہ اطمینان اور سکون کی چیزیں ہیں صلوٰۃ کا مقصد ہے بندوں کا مقررہ وقت پر اپنے مالک کے حضور حاضری لگوانا سلامی دینا ۔ اور دُعائیں ۔ مرادیں مانگنا ۔

فالتو نمازیں | لمبی چوڑی نمازیں اوراد کا بار بار دہرانا ۔ نفل، سنت، مستحب، واجب کے نام سے اور نماز چاشت واشراق، نماز استخارہ، نماز حاجت نماز خوف وکسوف اور تراویح سب باطنی بزرگوں نے اسلام کو دشوار بنانے کے لئے ایجاد کی ہیں ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔

لایکلف اللّٰہُ نفساً الّا وسعھا — ترجمہ ۔ ہم کسی پر اس کی برداشت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے ۔

اور فرمایا ۔ الدین یسرٌ ۔ یعنی دین اسلام بے حد آسان ہے اسمیں سختیاں پابندیاں نہیں ہیں ۔

قضاء عمری | قرآن حکیم میں قضا نمازوں کا کوئی ذکر نہیں ہے اور کیوں ہوتا ۔ کوئی فقیر آٹھ دن بعد آئے اور پورے ہفتے کی دُعائیں دہرانے لگے تو آپ کو کوئی خوشی نہ ہوگی ممکن ہے آپ اسے دھکے مار کر بھگادیں یہی حال آپ کی قضا نمازوں کا ہے نمازیں آپ سب کے ساتھ مل کر باجماعت ادا کریں تو بہت اچھا ہے اس کا موقعہ نہ ملے تو تنہا ادا کرلیجئے ۔ مقصد مقررہ وقت پر حاضری لگوانا ہے ۔ اور یہ حاضری محض تسبیح مذکورہ پڑھنے سے لگ جاتی ہے تو چلتے پھرتے حاضری لگوالیں یعنی اپنی صلات قضا نہ کریں ۔

بعض امام صاحبان رعب جمانے کے لئے نماز کے بعد لمبی چوڑی عربی دُعائیں پڑھتے ہیں جو نمازیوں کی سمجھ میں نہیں آتیں اسلئے بے سود ہیں یہ دعائیں اپنی زبان میں مانگنا چاہیئے تاکہ جو لوگ نماز کا مطلب نہیں سمجھتے وہ ان دُعاؤں کے ذریعہ اپنے رب سے رابطہ کرلیں اور جانیں کہ انھوں نے اپنے مالک سے جو مانگا ہے وہ ملے گا ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے ۔

ادعونی استجب لکم ۴۰/۶ — مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا ۔

شرطِ قبولیت | ہماری دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں۔ آپ کا ملازم بیٹا یا کوئی عادی بھکاری سوال کرے تو آپ اُن کے مراتب جانتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی اپنے مومن مشرک، ملحد، منافق اور کافر بندوں کے مراتب جانتا ہے وہ کھانے کو سب کو دیتا ہے کہ سب کا رب ہے، مگر نوازتا اسی کو ہے جو اس کا حکم مانتا ہے

انّ المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہِ احداً ۲/۱۸

برکت کیوں نہیں | بدقسمتی سے ہندوپاک کے علماُ اس حکم کا مطلب نہیں جانتے۔ کہ سجدے صرف اللہ کے کرو اور اللہ کے سوا کسی سے دُعا نہ مانگو۔ تو ناراض ہوجاتے ہیں۔

ہم میں کتنے جانتے ہیں کہ کھانا مل کر (ساتھ بیٹھکر) کھانے اور کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے اور ختم کرکے الحمد للہ رب العالمین کہہ لینے سے رزق میں کیسے برکت ہوتی ہے مہمان اور مسافروں کو کھلا کر خوش ہونے والوں کے دسترخوان پر کیوں رونق ہوتی ہے مقروض۔ راشی اور چور جو دوسروں کا مال چھین کر کھاتے ہیں۔ فکروں پریشانیوں میں کیوں گھرے رہتے ہیں اس لئے کہ وہ اللہ کے احکام قرآن کو نہیں مانتے۔ اللہ کو یہی شکایت ہے۔

وَاِذا سَالَکَ عبادی عَنّی فانی قریبٌ
اُجیبُ دعوۃ الدّاع
اذا دعانِ فلیستجیبوا لی ولیومنوا بی
لعلھم یرشدون ۔(۱۸۶۔بقرہ)

میرے بندے میرے بارے میں پوچھیں تو کہو میں اُن کے قریب ہوں ۔میں ہر دُعا مانگنے والے کی دُعا قبول کرتا ہوں۔ مگر مجھ سے دعا مانگیں تو میرے احکام مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تو ہدایت یاب ہوجائیں گے۔

وضو کے احکام

قرآن کہتا ہے۔

اِذا قُمتُم اِلی الصّلوٰۃ
فَاغسِلُوا وُجُوھَکم وایدیکم
اِلی المراق وامسحوا برؤسکم
وارجلکم اِلی الکعبَین

جب نماز کے لئے جماعت میں شریک ہونے آؤ تو منہ اور ہاتھ کلائی تک دھولیا کرو۔ اور جھاڑ پونچھ لیا کرو اپنے سروں کو اور پاؤں ٹخنوں تک۔

تاکہ گرد و غبار لے کر جماعت میں نہ ملو کہ مہذب لوگوں کو کراہت ہو ۔یہ حکم ننگے پاؤں، ننگے سر پھرنے والوں کے لئے ہے۔ موزے جوتے پہننے والوں کے لئے نہیں۔

فقہ بنانے والوں نے اس کا نام وضو رکھا ہے مگر وضو قرآنی زبان کا لفظ نہیں ۔ قرآن نے اغسلوا ۔ دھولو ۔ کہا ہے اور سر اور پاؤں کے لئے امسحوا ۔ پونچھ لو ۔ کا حکم ہے ۔ تیمم میں منہ اور ہاتھوں کے لئے امسحوا ۔ (پونچھ لو یا مٹی مل لو) اور سر اور پاؤں کو بھول جاؤ کا حکم ہے ۔ اگر پاؤں دھونے کا حکم ہوتا تو تیمم میں ان کا مسح کرنا لازمی ہوتا ۔

ہاں پانی افراط ہو تو پاؤں کے ساتھ سر بھی دھو لو بلکہ نہا لو تو حرج نہیں ۔ نہ ہو تو تیمم کافی ہے ہمارے بزرگوں نے پاؤں دھونے کی شرط جان بوجھ کر لگائی ہے تا کہ سرد ملکوں کے باشندے بار بار جوتے موزے اتار کر ٹھنڈے مخ پانی سے پاؤں دھونے کو طوالت جانیں اور اس دین کی طرف متوجہ نہ ہوں ۔ چنانچہ اسلام یورپ میں مقبول نہ ہو سکا ۔

شیعہ علماء پاؤں دھونا ضروری نہیں جانتے ۔ صرف سنّی ملّا وضو کے فضائل دیگر عبادات سے زیادہ بتلاتے ہیں ۔

واضح رہے کہ وضو محض آداب مسجد میں ہے ہر وقت باوضو رہنا اور بار بار وضو کرنا کوئی فضیلت نہیں ۔ ہاں ہر روز نہا کر پاک صاف کپڑے پہننا بڑی فضیلت ہے اور کپڑوں کو پاک رکھنا سعادت ہے ۔

اوقات صلوٰۃ

ہم دیکھتے ہیں کہ مدنی سورتوں میں اوقات نماز کی صراحت نہیں کی گئی ہے ، سورۃ بقرہ میں صلوٰۃ الوسطیٰ (درمیانی نماز) پر زور دیا گیا ہے اسے ضروری قرار دیا ہے حتّٰی کہ حالت جنگ میں بھی سوار یا پیدل ادا کرنے کا حکم ہے پھر امن میں فاذکروا اللہ یعنی اللہ کو یاد کرتے رہو کا حکم ہے گویا ذکر صلوٰۃ کے علاوہ چیز ہے جو پہلے بتائی جا چکی ہے وہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے بلکہ لیٹے لیٹے بھی کی جا سکتی ہے ۔

سورہ بقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔

حٰفظوا علی الصَّلوٰت والصَّلوٰۃ الوُسطٰی وقوموا للہ قٰنتین ﴿۲۳۸﴾
فَاِنْ خِفتُم فرِجالاً او رکبانًا ۚ فاذا اَمِنتم فاذکروا اللہ کما علّمکم ما لم تکونوا تعلمون ﴿۲۳۹﴾

تھانوی صاحب کا ترجمہ :- محافظت کرو سب نمازوں کی (عموماً) اور درمیان والی نماز کی (خصوصاً)
اور کھڑے ہوا کرو اللہ کے سامنے عاجز بنے ہوئے (۲۳۸) پھر اگر تم کو اندیشہ
ہو تو کھڑے کھڑے یا سواری پر چڑھے چڑھے پڑھ لیا کرو۔ پھر جب تم کو اطمینان
ہو جائے تو تم خدا تعالیٰ کی یاد اس طریق سے کرو جو تم کو سکھلایا گیا ہے جس کو تم نہ جانتے
تھے (۲۳۹)

ہمارا ترجمہ (۲۳۸) نمازوں کی پابندی کرو۔ خاص کر صلوٰۃ الوسطیٰ (درمیانی نماز) کی اور اللہ
کے آگے صف بنا کر کھڑے ہوا کرو۔ (قنات یا دیوار کی طرح)

(۲۳۹) بحالت خوف پیدل یا سواری پر (ادا کر لو) اور جب امن ہو جائے تب بھی
اللہ کا ذکر کرتے رہو۔ جیسے سکھایا گیا ہے جو تم پہلے نہ جانتے تھے۔

فائدہ :- صلوٰۃ الوسطیٰ - "درمیانی نماز" مسلمانوں کا اس پر اتفاق نہیں۔ کوئی عصر
بتاتا ہے کوئی ظہر اور کوئی فجر و عشاء۔ مغرب کو درمیانی بتانے والی کوئی حدیث یا وحی غیر متلو نہیں
ملتی یہ انتشار اس لئے بھی ہے کہ مسلمانوں کے پاس خود لفظ صلوٰۃ کا واضح تصور نہیں ہے۔
لغات میں لکھا جاتا ہے کہ صلوٰۃ خدا کی کرو تو نماز ہے اور رسول کی کرو تو درود ہو گی۔ گویا
کوئی فرق نہیں حالانکہ خالق و مخلوق میں فرق نہ کرنا زندیقی ہے۔

قانتین :- کا ترجمہ کیا گیا ہے عاجز بنے ہوئے۔ بریلوی صاحب نے لکھا ہے ادب سے اور
شاہ محمد رفیع نے لکھا چپکے۔ یہ لفظ قنات سے ہے جس کے معنی دیوار یا پردے کے ہیں
پس مراد ہے کہ قناتوں یا دیواروں کی طرح صف بنا کر کھڑے ہوا کرو۔

فاذکروا اللہ :- اللہ کو یاد کیا کرو۔ اس کا ذکر یا چرچا کرو۔ ابتداء میں یہی اسلامی عبادت
تھی اہل ایمان اس کا ورد کرتے تھے۔

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر
وللہ الحمد۔

یہ دعا اب صرف خانہ کعبہ کے گرد حج کے موقعہ پر پڑھی جاتی ہے۔ سورۂ دہر میں اسی
کو دن میں تین بار پڑھ لینے کا حکم تھا۔

واذکر اسم ربک بکرۃ و اصیلا (۲۵) ومن الیل فاسجد و
سبحہ لیلاً طویلا (۲۶) سورہ دہر

تھانوی صاحب :- اور آگے یعنی - اپنے پروردگار کا صبح وشام نام لیا کیجئے اور کسی قدر رات کے حصے میں اس کو سجدہ کیا کیجئے اور رات کے بڑے حصے میں اس کی تسبیح کیا کیجئے -

بریلوی صاحب :- اور اپنے رب کا نام صبح وشام یاد کرو - اور کچھ رات میں اسے سجدہ کرو اور بڑی رات تک اس کی پاکی بولو -

فائدہ :- یعنی صرف اللہ کے نام کا غلغلہ - ورد یا چرچا کرنا اور راتوں کو سجدوں میں اور تسبیح کرنا - دن میں تین بار -

تسابیح :- پھر صرف تسبیح کے احکام آنے لگے جیسے سورہ قٓ میں ہے -

وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ قَبۡلَ طُلُوعِ الشَّمۡسِ وَقَبۡلَ غُرُوبِهَا (۳۹)

وَمِنَ الَّيۡلِ فَسَبِّحۡهُ وَاَدۡبَارَ السُّجُودِ (۴۰) (سورہ قٓ)

تھانوی صاحب :- اور اپنے رب کی تسبیح وتحمید کرتے رہئے (اس میں نماز بھی داخل ہے) آفتاب نکلنے سے پہلے (مثلاً صبح کی نماز) اور چھپنے سے پہلے (مثلاً ظہر وعصر کی) اور رات میں بھی اس کی تسبیح کیا کیجئے (اس میں مغرب اور عشاء آگئی)

(نوٹ) تھانوی صاحب نے غیر ضروری اضافے پانچ نمازیں گھسانے کیلئے کئے ہیں یہاں نماز کا نہیں صرف تین بار تسبیح کا حکم ہے - اور سورہ طور میں ہے -

وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ حِيۡنَ تَقُومُ (۴۸) وَمِنَ الَّيۡلِ فَسَبِّحۡهُ وَاِدۡبَارَ النُّجُومِ (۴۹)

تھانوی صاحب :- اور اٹھتے وقت (مجلس سے یا سونے سے) اپنے رب کی تسبیح وتحمید کیا کیجئے اور رات میں بھی اس کی تسبیح کیجئے (مثلاً عشاء) اور ستاروں کے پیچھے بھی -

بریلوی صاحب :- اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو جب تم کھڑے ہو کچھ رات میں اس کی پاکی بولو اور تاروں کو پیٹھ دیتے -

فائدہ :- تقوم - سے مراد جب سو کر اٹھو تسبیح (حمد وثنا) کرلو - جب لوگ عادی ہوگئے نماز فجر قبل طلوع آفتاب پڑھنے کا حکم آگیا - مولوی صاحب نے مجلس کا اضافہ کر کے اپنے ذکر واشغال کی راہ ہموار کی ہے - تسبیح کا حکم سورہ طٰہٰ، روم، اور مومن میں بھی ہے پھر صلوۃ کا حکم آیا - گویا ہماری عبادت (صلوۃ) ارتقائی انداز میں موجودہ شکل میں آئی ہے اور اس کے تین ہی اوقات ہیں مثلاً سورہ ہود میں ہے -

وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّہَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ (۱۱۴) سورۂ ہود

تھانوی صاحب :- اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ نماز کی پابندی رکھئے دن کے دونوں سروں پر (یعنی اوّل و آخر میں) اور رات کے کچھ حصوں میں۔

بریلوی صاحب :- اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں۔

فائدہ :- زلفا۔ کے معنی ابتدائی کے ہیں نہ جانے علماء کو کیا دشواری ہے رات کے کچھ حصوں لکھتے ہیں یہ مغرب کے بعد تاریکی چھاتے ہی شروع ہو کر نصف شب تک چلا جاتا ہے اس کی وضاحت سورۂ بنی اسرائیل میں غسق الیل سے کر دی گئی۔

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْهُوْدًا (۷۸) وَمِنَ الَّیْلِ فَتَہَجَّدْ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (۷۹) (بنی اسرائیل)

تھانوی صاحب :- آفتاب ڈھلنے کے بعد سے رات کے اندھیرے ہونے تک نمازیں ادا کیا کیجئے اور صبح کی نماز بھی بے شک صبح کی نماز فرشتوں کے حاضر ہونے کا وقت ہے (قرآن الفجر کا ترجمہ) اور کسی قدر رات کے حصے میں سو اس میں تہجد پڑھا کیجئے۔ جو کہ آپ کے لئے زائد چیز ہے امید ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود میں جگہ دے گا۔

فائدہ :- جس طرح سورہ ہود میں طرفی النہار سے فجر و مغرب (دونوں کناروں پر) بتایا تھا یہاں دلوک الشمس سے مغرب کی نشاندہی کی گئی۔ دلوک کے معنی ہیں۔ چھپ جانا۔ اوٹ میں چلا جانا۔ جب دھوپ نہ رہے۔ مگر روشنی موجود ہو۔ یہی قبل غروب ہے بعد غروب کو غسق الیل کہا ہے جب تاریکی چھا جائے۔ تیسری نماز کو قرآن الفجر کہا گیا۔ اس میں آپ طویل سورتیں پڑھتے تھے جنہیں دیکھنے اور سننے کے لئے راہ چلتے لوگ رک جاتے تھے اہل ایمان اسے سن کر یاد بھی کر لیتے تھے۔ فرشتوں کی بات ڈھونگ ہے۔

آگے مقام محمود کا ذکر آگیا۔ جس پر اشارہ ہے کہ اب ہجرت کا وقت آگیا ہے اللہ تعالیٰ تمہیں اچھی جگہ یعنی یثرب پہنچا دے گا۔ ان احکام کے مخاطب تمام اہل ایمان ہیں صرف رسول کو مخاطب ظاہر کرنا فتنہ ہے۔

نماز پنجگانہ

اس طرح قرآن حکیم نے صرف تین اوقات عبادت کے بتائے تھے تیسری

جب یہ عجمی ہمارے سلف صالحین بنے تو انہوں نے بتایا کہ نمازیں پچاس فرض ہوئی تھیں حضرت موسیٰ نے پانچ کروا دیں تو مسلمان یہود کا شکر ادا کر کے پانچ پڑھنے لگے۔

اہل علم جانتے ہیں کہ زمانہ قدیم سے آفتاب پرست پانچ نمازیں پڑھتے چلے آئے ہیں وہ سورج کے طلوع - عروج اور زوال کی تین نمازیں کرتے ہیں - اور دو بار آگ کو پوجتے ہیں جو آفتاب کا بیٹا یا بیٹی (اگنی دیوی) ہے یہ چراغ جلا کر اور اس کو بجھاتے وقت کی جاتی ہے - ہندوستان میں رام بھگت برہمن ہندو بھی انہی پانچ اوقات میں پوجا کرتے ہیں اسلام نے احتیاط ملحوظ رکھی کہ صلوٰۃ کا تعلق سورج سے نہ ہونے پائے - اس لئے طلوع سے پہلے اور غروب سے پہلے صبح اور شام کے جھٹ پٹے میں دو نمازیں مقرر کر دیں اور ایک آخری نماز سونے سے پہلے ابتدائی شب میں ادا کرنے کا حکم دیا جو سکون قلب سے اپنے مالک سے لو لگانے اور توبہ استغفار کرنے کے لئے مناسب وقت ہے۔

ظہر و عصر کے غیر قرآنی ہونے کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ یہ دونوں سری نمازیں ہیں یعنی خفیہ چھپ کر پڑھنے کی - ان میں قرأت بالجہر حرام ہے ظاہر ہے یہ نمازیں باطنی صوفیوں اور مولائیوں نے رائج کی ہیں اسلام میں چھپانے والی کوئی عبادت نہیں ہم ایک نماز دن میں پڑھتے ہیں وہ بالجہر پڑھی جاتی ہے - یعنی نماز جمعہ بلکہ عیدین بھی -

شاہ ولی اللہ نے حجۃ اللہ البالغہ جلد دوم میں تین نمازوں کا اعتراف کیا ہے مگر قرآن کا ترجمہ کر ڈالنے کی پاداش میں ان کے انگوٹھے توڑ دیے گئے - اس لئے نافذ نہ کروا سکے - پاکستان میں بلاغ القرآن کے اہل القرآن نے تین نمازیں جاری کر دی ہیں - مگر انہوں نے نمازوں کا جھٹکا بھی کر دیا ہے وہ اللہ اکبر کی جگہ علیا کبیرا کہتے ہیں جو علی اللہ علی مدد و مولا علی والوں سے قریب ہے - اور فجر کو درمیانی نماز بتاتے ہیں - جبکہ قرآن سے فجر - مغرب اور عشاء ثابت ہیں - جن کی رکعتیں بھی بتا رہی ہیں کہ ۲ - ۳ - ۴ کی درمیانی ۳ رکعت والی نماز ہی صلوٰۃ الوسطیٰ ہے -

مرافق کا مصدر رفاقت ہے - رفاقت کلائی پکڑ کر ظاہر کی جاتی ہے نہ کہ کہنی - مگر تمام عربی لغات میں مرافق کے معنی کہنی درج ہے - ہم نے بھی کہنی لکھ دیا - ایک کرم فرما ہارون رشید نے توجہ دلائی تو اصلاح کر لی - اللہ ان کو جزائے خیر دے -

پاؤں دھونے اور کہنی تک ہاتھ دھونے کی شرط اسلام کو دشوار کرنے کے لئے لگائی گئی تاکہ سرد ملکوں کے لوگ یہ دین قبول نہ کریں -

اظہار بندگی انسان کی فطرت میں ہے

ہماری صلوٰۃ جسے ہم نماز کہتے ہیں۔ قرآن ایمان بالغیب یا قرآنی ایمان کے حکم سے تواتر کے ساتھ متوارث ہے یہ بندے اور خالق کے درمیان رابطے کی چیز ہے۔ اسکے اچھے نتائج کا وعدہ ہے مگر اس میں بھی سنت اور اہلِ بیت گھسے ہوئے ہیں۔ نماز میں آپ اللہ سے ہمکلام ہوتے ہیں اُسکی ثنا کرتے ہیں۔ پھر وعدہ کرتے ہیں۔ ایاکَ نعبدُ۔ اور مدد مانگتے ہیں۔ اھدنا الصراط المستقیم۔ مگر جب صلوٰۃ ختم کرکے بیٹھتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ نعوذ باللہ۔ خدا کی گود میں اُس کا محبوب (نبی) بیٹھا ہوا ہے تو فوراً اُس کو بھی ایک سلام جھاڑ دیتے ہیں۔ السلام علیکَ ایھا النبی۔ پھر خدا کی طرف دیکھتے ہیں۔ وہ سمجھتا ہے۔ اب اپنے یا اپنے بیوی بچوں کے لئے کچھ مانگیں گے تو آپ اُسے ایک حکم دیدیتے ہیں۔ اللھم صل علی محمد و آلِ محمد یعنی تو بیٹھا اپنے محبوب اور اس کے بچوں پر درود بھیجتا رہ۔ اور خود مصلے سے اُٹھ آتے ہیں۔ کبھی آپ نے سوچا کہ نماز میں غیر اللہ سے کلام کرنا شرک ہے اور شرک۔ اللہ تعالےٰ معاف نہ کرے گا۔ جاہل سے جاہل مُشرک اور کافر بھی اپنے دیوتا سے اس قسم کا مذاق نہ کرتا ہوگا۔ پھر حیرانی کیوں کہ برق گرتی ہے تو بیچارے مسلمانوں پر یہ ساری خرابی ایک غیر زبان میں عبادت کرنے کے حکم کی وجہ سے ہے جہلا تو شاید بخش دیئے جائیں۔ مگر یہ جانشینان نبوت نہ بخشے جائینگے۔

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ
وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ ۲/۱۳۵

ترجمہ:۔ وہ (سلف صالحین) ایک نسل تھی جو گزر گئی اُن کو اُن کے کئے کا بدلہ ملے گا اور تم کو تمہارے کئے کا تم سے نہ پوچھا جائے گا وہ کیا کر گئے؟

تالیفات

عزیز احمد صدیقی
(تمیذ القرآن)

۱. سبائی سبز باغ (اسلام پر یہودی اثرات)
۲. ارمغان عرب (تقویت الایمان سلیس)
۳. ارمغان عجم (میراث بابل و نینوا)
۴. ارمغان وید (ھند) (اسلام پر ہندو اثرات)

۵. اسلام کہاں ہے
۶. خداؤں کو الوداع
۷. حیات سیدہ خدیجہ
۸. حیات سیدہ عائشہ صدیقہ
۹. حیات سیدہ سکینہ
۱۰. تحقیق اہل بیت رسول
۱۱. فلسفہ آل محمد
۱۲. ان مٹ باتیں
۱۳. اسباط بنی اسرائیل
۱۴. اسلام کی نشاۃ ثانیہ
۱۵. نمازیں درست کرلو
۱۶. النکاح من سنتی (زیر طبع)
۱۷. ہمارا علم تفسیر
۱۸. ہمارے دیدہ ور (زیر طبع)

پندرہویں صدی کا جدید ترجمہ اور تفسیر

۲۱. ابدی بشارتیں (آخری ۲ پارے مع متن) بطور نمونہ
۲۲. افہام الفرقان (ابتدائی دس پارے مع عربی متن) -/۳۰ روپے
۲۳. افہام الفرقان (آخری دس پارے ترجمہ و متن) -/۴۰ روپے
۲۴. اشرف الحدیث (درمیانی دس پارے) ہدیہ -/۳۰ روپے
۲۵. افہام الفرقان (مکمل) ترجمہ و تفسیر جدید (زیر طبع)

مکتبہ جاء الحق کراچی

نام کتاب ـ ـ ـ النکاح من سنتی

تالیف ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ عزیر احمد صدیقی

ناشر ـ ـ ـ ـ ـ ـ مکتبہ جاء الحق کراچی

کاتب ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ صلاح الدین طور

طابع ـ ـ ـ ـ ـ

سال اشاعت ـ ـ ـ ـ ـ 1993ء

تعداد ـ ـ ـ ـ ـ ۱۰۰۰

ہدیہ : ۵۰/= روپے

جلد دوم

النکاح من سنتی

حیات سیدہ خدیجہ

حیات سیدہ عائشہ صدیقہ

تحقیق اہل بیت رسول ؐ

حیات سیدہ سکینہ

فلسفہ آل محمد

اسباط بنی اسرائیل

نمازیں درست کرلو

شمایل النبیؐ و اہل بیت اطہار کا قرآنی دفاع

النکاح من سنتی

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ۝
وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا ۝

۱۹۹۳

عزیر احمد صدیقی

مکتبہ جاء الحق کراچی

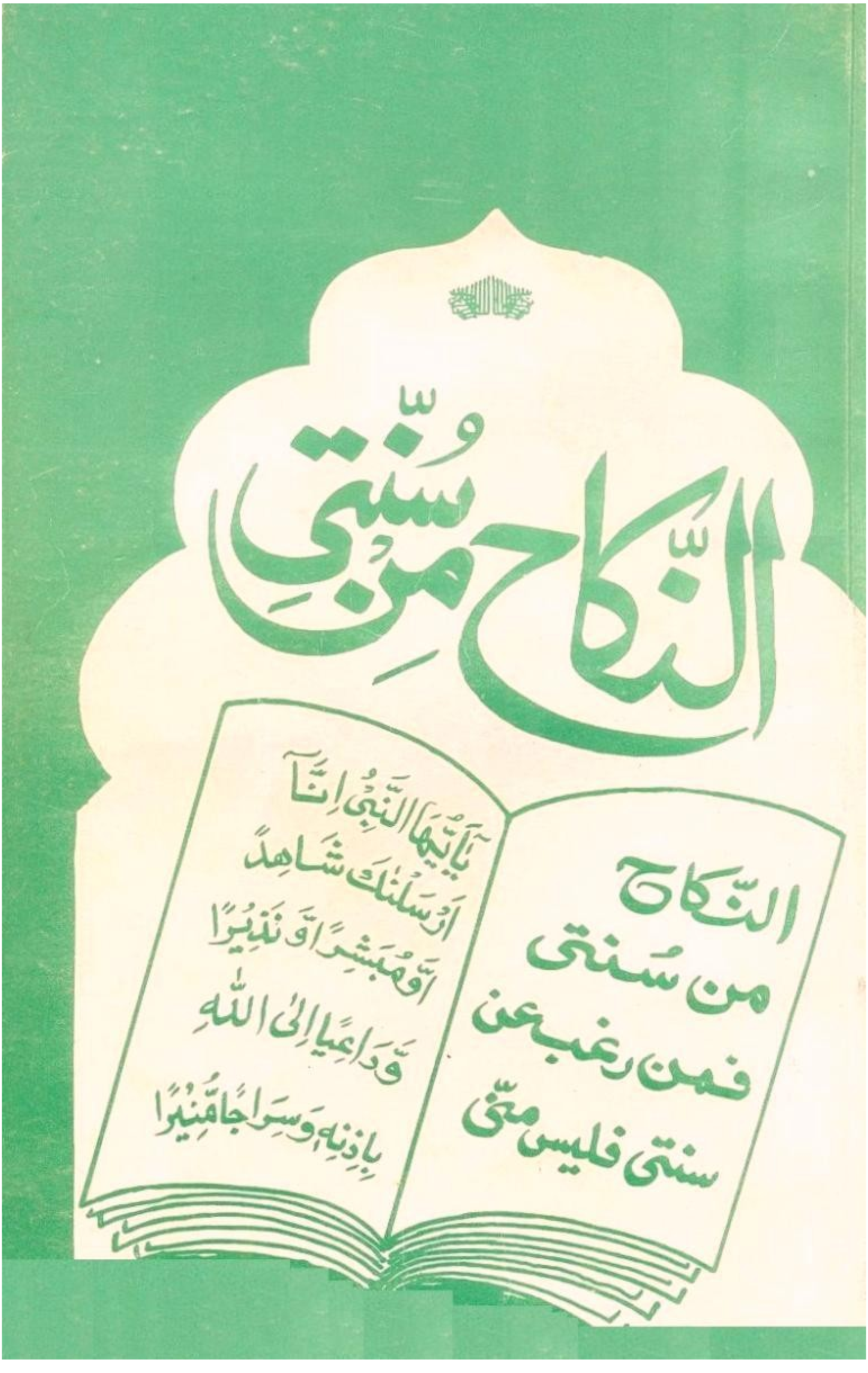
النكاح من سنتي
يا أيها النبي إنا
أرسلناك شاهدا
ومبشرا ونذيرا
وداعيا إلى الله
بإذنه وسراجا منيرا
النكاح
من سنتي
فمن رغب عن
سنتي فليس مني

Qaaf (50) -Verse 39-

فَاصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ

Faisbir AAala ma yaqooloona wasabbih bihamdi rabbika qabla tulooAAi alshshamsi waqabla alghuroobi

Dr. M. Taqiud-Din & Dr. M. Khan:

So bear with patience (O Muhammad r) all that they say, and glorify the Praises of your Lord, before the rising of the sun and before (its) setting (i.e. the Fajr, Zuhr, and Asr prayers) .

Yusuf Ali:

Bear, then, with patience, all that they say, and celebrate the praises of thy Lord, before the rising of the sun and before (its) setting.

Qaaf (50) -Verse 40-

وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَارَ السُّجُودِ

Wamina allayli fasabbihhu waadbara alssujoodi

Dr. M. Taqiud-Din & Dr. M. Khan:

And during a part of the night (also), glorify His praises (i.e. Maghrib and Isha prayers), and (so likewise) after the prayers (As-Sunnah, Nawafil optional and additional prayers, and also glorify, praise and magnify Allah - Subhan Allah, Alhamdu lillah, Allahu-Akbar).

Yusuf Ali:

And during part of the night, (also,) celebrate His praises, and (so likewise) after the postures of adoration.

Thaahaa (20) -Verse 130-

فَاصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا وَمِنْ آنَاء اللَّيْلِ فَسَبِّحْ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضَى

Faisbir AAala ma yaqooloona wasabbih bihamdi rabbika qabla tulooAAi alshshamsi waqabla ghuroobiha wamin anai allayli fasabbih waatrafa alnnahari laAAallaka tarda

Dr. M. Taqiud-Din & Dr. M. Khan:

So bear patiently (O Muhammad r) what they say, and glorify the praises of your Lord before the rising of the sun, and before its setting, and during some of the hours of the night, and at the sides of the day (an indication for the five compulsory congregational prayers), that you may become pleased with the reward which Allah shall give you.

Yusuf Ali:

Therefore be patient with what they say, and celebrate (constantly) the praises of thy Lord, before the rising of the sun, and before its setting; yea, celebrate them for part of the hours of the night, and at the sides of the day: that thou mayest have (spiritual) joy.